

گھر سے ڈولی میں بیٹھ کر درس دینے کیلئے آیا کرتے تھے یہاں تک کہ پلسلہ اس وقت ختم ہوتا ہے جبکہ آپ عالم بقا کی طرف رحلت کر جاتے ہیں آپ کے تلامذہ کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ جاتی ہے آج بھی آپ کے تلامذہ اکناف عالم میں کافی تعداد میں نظر آ رہے ہیں مگر بارشہ تلامذہ کی اکثریت آپ کے پاس جنت الفردوس میں پہنچ چکی ہے **اَلْحَقُّ اِنَّهُ بَعَثَ** آپ کے معتقدین کی تعداد کڑوروں تک پہنچ چکی تھی اور اب تو نہ معلوم کتنے کروڑ ہو گئے ہیں اس کے بعد اسی سال کے قریب قرآن و حدیث کی روشنی تمام بلاد و امصار میں پہنچا کر ایک سو دس سال کی عمر میں دارالسلام کی طرف کوچ کر جاتے ہیں ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے اور ان کو جنت اعلیٰ میں جگہ دیوے میرا مقصود اس مضمون سے یہ ہے کہ ضرورت ہے اس بات کہ آج ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں کیونکہ جس قوم نے اپنے اسلاف کے عملی کارناموں کو ورطہ نسپاں میں غرق کر دیا وہ یقیناً اقوام عالم میں ذلیل و رسوا ہوگی اور جو قوم اپنے اسلاف کے طریقہ کار کو اپنالائے عمل بنائے رہی وہ ہمیشہ دن بدن بام عروج پر ترقی کرتی جائیگی اور اسے کوئی قوت کمزور نہیں پہنچا سکتی ہے **اَلنَّذْرُ بَالِغٌ لِّلْعَالَمِيْنَ** تمام مسلمانوں کو اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیوے۔ آمین ثم آمین۔

چائے کے مضر اثرات

(از مولوی نذیر احمد صاحب رحمانی)

ہم نے اپنی مفاسی۔ ناداری اور بے مانگی کے باوجود اپنی زندگی کے مختلف شعبوں میں جن بے جا مصارف۔ فضول اخراجات۔ اور بے ضرورت تکلفات کو معیشت کا لازمہ۔ امارت کا خاصہ۔ ریاست کا ٹھاٹھ بنا رکھا ہے ان میں سے ایک چائے نوشی کی وبا بھی ہے۔ آج یہ وبانہ صرف شہروں یا امیرانہ زندگی بسر کرنے والوں ہی میں پائی جاتی ہے بلکہ ملک کے گوشے گوشے اور ہر طبقے کے بچے بچے میں اس کا رواج عام ہو رہا ہے۔ حالانکہ ہندوستان جیسے غریب ملک کیلئے جہاں فی انسان ۳۰ یا ۵۰ روپے سالانہ اوسط آمدنی ہو جہاں کی آبادی کا اکثر حصہ فاقوں میں بسر کر رہا ہو۔ جہاں کے لوگ عموماً صبح و شام کی روٹی کے بھی محتاج ہوں۔ اس قسم کے تکلفات ہرگز زیب نہیں دیتے۔ آپ اگر ہندوستان کے متعلق شیار کی درآمد و برآمد کی رپورٹ پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کا دس میں ہزار۔ یا لاکھ دو لاکھ نہیں۔ بلکہ کئی کروڑ روپیہ سالانہ صرف چائے کی نذر ہو جاتا ہے۔ انا اللہ

لیکن خیر یہ تمام اقتصادی اور مالی نقصانات برداشت کر لئے جاتے اور ان سے اغماض ہو سکتا تھا اگر اس کا استعمال جسمانی۔ یا روحانی۔ راغی یا قلبی تقویت و تائید۔ فرحت و انبساط کیلئے کچھ مفید ہوتا۔ مگر یہاں تو اس کا بھی خسارہ ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں "فاران" کے ایک مضمون کا خلاصہ نقل کرتے ہیں جس سے آپ کو بڑے بڑے ڈاکٹروں کے اقوال سے معلوم ہو جائے گا کہ چائے صحت جسمانی کیلئے کتنی مضر چیز ہے اور اس سے کس طرح آہستہ آہستہ انسان کی تندرستی برباد ہو جاتی ہے

چنانچہ ڈاکٹر اوی پلیسٹریڈ لکھتے ہیں۔

چائے اور قہوہ وغیرہ کے استعمال سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جتنی کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں۔ ان چیزوں کا بکثرت استعمال اس سے بھی برا ہے کہ شراب کی قسم کے مسکرات کمی کے ساتھ استعمال میں لائے جائیں۔ نظامِ جسمی پر چائے وغیرہ کا اثر بہت ہی تباہ کن ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نیفین بجر منجر کے مشہور سیاح نے لکھا ہے۔ میرا تجربہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ۔۔۔۔۔ تمام محرکات اور مخدرات کے خلاف سختی کے ساتھ جہاد کروں۔ خواہ وہ چائے قہوہ اور تباہ کنوں یا شراب کی قسم کے مشروبات۔ چائے اور قہوہ کی کثرت گردوں کے امراض میں خاص طور سے مضر ہے۔ اور دل کی بیماریوں اور خون کے دباؤ کی صورتوں میں نقصان پہنچاتی ہے۔

ایک جاپانی پروفیسر کا مقولہ ہے کہ میرے خیال میں چائے مرضِ سرطان کا ایک خاص سبب ہے۔ ڈاکٹر بلازڈ نے بکثرت اشخاص کے حالات کا مطالعہ کر کے حسب ذیل نتائج نکالے ہیں۔

(۱) چائے کا زہر جسم میں تھوڑا تھوڑا سا جمع ہوتا رہتا ہے اور نوجوانوں اور ضعیف الجستہ لوگوں پر اس کا مضر اثر بہت ہی زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) جوان عورتوں میں زہر کی علامات پیدا کرنے کیلئے بالعموم پانچ پیالے چائے کے روزانہ کافی ہیں۔

(۳) چائے نوشی کی عادت کے شراب اثرات بکثرت دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور اس کے زہریلے اثر کی عام علامتیں بھوک کا زائل ہونا، تار بدمضمی، اختلاجِ قلب، دردِ سر، متلی، اور قے ہونا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ ذکاوتِ حس، ہسٹیریا، اور عصبی درد کے دورے ہوتے ہیں۔ جن کے ساتھ قبض اور مقامِ قلب پر درد کا احساس ہوتا ہے۔

ڈاکٹر جے ایچ کیلاگ کا بیان ہے کہ قہوہ چھوڑ دینے کے بعد مہنوں نے بہت سے مریضوں کے خون کا دباؤ میں سے چالیس درجوں تک گھٹ جلتے دیکھا ہے اور اسی کے ساتھ عام جسمانی صحت میں نمایاں ترقی،

چائے کے متعلق ڈاکٹروں کی مذکورہ تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں زہر ہوتا ہے جو آسانی سے جسم سے خارج نہیں ہوتا۔ یہ زہر آہستہ آہستہ جسم کے اندر اپنا کام کرتا رہتا ہے اور پھر یہ بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ بد مضمی، کمزوری، اعصاب، رعشہ، چڑچڑاپن، امراضِ گردہ، امراضِ قلب، خون کا دباؤ، سرطان، عدم اشتہاء، دردِ سر، متلی اور قے، ذکاوتِ حس، ہسٹیریا، اعصاب کا درد، معدہ کا درد، عام جسمانی کمزوری، جس چیز میں اس قدر نقصانات ہوں اس کو جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد چھوڑ دینا چاہئے۔ لیکن ہمارے ملک کی حالت بالکل جدا گانہ ہے۔ یہاں تو لوگوں کو چائے کی لت ایسی پڑتی جاتی ہے جیسے افیونیوں کو افیوں کی لت ہوتی ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ دوکانداروں، اور ہر مروج چیز پر مر جانے والے فیشنوں کے ذمہ سے تعریفیں سن سکر اس زہر کو تریاق سمجھے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ چائے پھرتی اور حتیٰ پیدا کرتی ہے بلغم کو دفع کرتی ہے، ناموافق پانی کو موافق بناتی ہے، مختلف آب و ہوا کے متضاد خصائص سے محفوظ رکھتی ہے حالانکہ یہ سب محض خوش فہمی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عام عادت اور بکثرت رواج ہو جانے کی وجہ سے اس کے نقصانات اور عیوب پر پردہ پڑ گیا ہے ورنہ چائے نہ پہلے کوئی اچھی چیز تھی۔ نہ آج اچھی چیز ہے۔ ان فوری طور پر اعصاب میں گرجی پیدا ہوجانے سے کچھ فائدہ محسوس ہوجاتا ہے

لیکن ان دائمی نقصانات کے مقابلے میں یہ فوری اثر ہرگز توجہ کے قابل نہیں۔